رسالہ درویشیہ

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق

غلام حسن حسنو ایم اے

تیار کندہ:

این وائی ایف منظور کالونی محمود آباد یونٹ کراچی

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر خپلو

رسالہ درویشیہ

تالیف
امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق
غلام حسن حسنو ایم اے

ناشر
ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر خپلو

NYF Manzoor&Mehmodabad Unit Khi

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
رسالہ درویشیہ اور اس کے نسخے	5	نیکی و بدی	9
انسان کی خلقت	10	جسمانی و روحانی بیماریوں کا علاج	11
روحانی بیماریوں کا علاج	11	عوام الناس کی طاعت	13
ضرورت پیر و مرشد	14	مرید نیک بخت	15
مرید بد بخت	15	آج کل کی پیری مریدی	15
اکابرین ملت کا فرض	16	آج کل کے حکام	15
مسلم عوم الناس	18	جہاد بالنفس	19
قیامت کا دن	21	لوگوں کی توجہ	24
اللہ کے خاص بندے	25	طالبان عقبیٰ اور عاشقان مولیٰ	26
قابل تشکر و امتنان	27	قابل افسوس و ندامت	27

NYF Manzoor&Mehmudabad Unit Khi

درویشیہ

یہ رسالہ بھی متعدد ناموں سے موسوم ہے ایران سے ڈاکٹر سید اسداللہ مصطفوی نے نفس شناسی اثر سید محمد نوربخش کے عنوان سے شائع کیا ہے جو انہیں ایران کے کسی کتابخانے سے ملا تھا۔ رسالے پر نام نہیں صرف اتنا لکھا ہے کہ ھذا رسالۃ قدوۃ العارفین و زبدۃ السالکین سید محمد نوربخش رحمۃ اللہ علیہ (۱)

اسے نفس شناسی کا نام ڈاکٹر صاحب نے بعض مشمولات کے پیش نظر دیا ہے جس کی انہوں نے توضیح بھی کی ہے۔

یہ رسالہ فہرست نگاروں کے ہاں ''رسالہ دررد صوفیاں'' کے عنوان سے معروف رہا ہے۔ بعض نے اسی بناء پر شاہ ہمدان کو شیعہ امامیہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے اور بعض اس رسالے کو شاہ ہمدان کی طرف منسوب کرنا بھی غلط خیال کرتے ہیں لیکن یہاں اس بات کی وضاحت کی جاتی ہے کہ اس رسالے میں اسلامی تصوف و عرفان کا رد ہرگز نہیں ہے البتہ ان نام نہاد صوفیوں کی تردید کی گئی ہے جو شریعتِ اسلامی سے انحراف کرتے ہیں۔ اس ضمن میں اس رسالے کے آخری عنوانات کی بناء پر اسے ردّ صوفیاں کا نام دیا گیا ہے۔

۱۔ نفس شناسی ص ۱۔

یہ رسالہ اسلام آباد سے ڈاکٹر محمد ریاض کی کتاب ''احوال و آثار میر سید علی ہمدانیؒ'' کے ساتھ شائع ہو گیا ہے اس کے مندرجہ ذیل قلمی نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

1۔ یہ نسخہ ملک تہران میں تحت نمبر 4250 ایک مجموعۂ رسائل میں محفوظ ہے مجموعے میں یہ بیسواں نسخہ ہے۔ اسے ابوذر بن عبداللہ سبزواری نے مشہد میں 907ھ کو کتابت کیا ہے۔

NYF Manzoor&Mehmodabad Unit Khi

2۔ یہ نسخہ ملک تہران میں تحت نمبر 4274ایک مجموعہ رسائل میں دوسرا رسالہ ہے۔

3۔ یہ نسخہ مجلس شورای ملی تہران میں تحت نمبر 3610ایک مجموعۂ رسائل میں محفوظ ہے مجموعے میں یہ بارہواں نسخہ ہے ۔917ھ میں کتابت ہوا ہے۔

4- ۔دانشکدۂ ادبیات زیر نمبر 346/8 جو 1207ھ میں کتابت ہوا ہے۔

5- یہ نسخہ مجلس شورای ملی تہران میں تحت نمبر 5180ایک مجموعۂ رسائل میں محفوظ ہے مجموعے میں یہ بارہواں نسخہ ہے ۔1069ھ میں کتابت ہوا ہے۔

6۔ یہ نسخہ مجلس شورای ملی تہران میں تحت نمبر 3455ایک مجموعۂ رسائل میں محفوظ ہے۔

7۔ یہ نسخہ کتاب خانہ سنا تہران میں تحت نمبر 366ایک مجموعۂ رسائل میں محفوظ ہے مجموعے میں یہ چوتھا نسخہ ہے۔

8۔ یہ نسخہ یونیورسٹی لائبریری تہران میں تحت نمبر 2920,5960,1666,272 چار نسخے ہیں جن میں سے آخری ایک مجموعہ رسائل میں محفوظ ہے مجموعے میں یہ بیسواں نسخہ ہے۔

9۔ نسخہ کتابخانہ فرہنگستان تاشقند میں دو نسخے تحت نمبر 2359اور2360ایک مجموعہ رسائل میں محفوظ ہے۔

10۔ نسخہ کتابخانہ فرہنگستان تاجکستان میں تحت نمبر 754/viiiاور780/xvii-دو مجموعۂ رسائل میں محفوظ ہے جو بالترتیب 1078اور 1245میں لکھے گئے ہیں۔

11۔ نسخہ کتابخانہ خدیویہ قاہرہ مصر

12-ستان قدس رضوی تین نسخے ہیں (1) تحت نمبر 441 (2) زیر نمبری 146 یہ 1298 ھ میں کتابت ہوا ہے اور (3) زیر نمبر 1350 جو 1083ھ میں کتابت شدہ ہے۔

13- مجلس سنا میں دو نسخے تحت نمبر (۱)737/29 (۲) 366/4 محفوظ ہیں۔

NYF Manzoor & Mehmoodabad Unit Khi

14۔ نسخہ برٹش میوزیم لندن۔

15 نسخہ کتابخانہ رضا رامپور بھارت۔

16۔ قومی عجائب گھر کراچی میں تین نسخے ہیں تحت نمبر۔1957-912/40-5 ۔ایم این مجموعہ رسائل میں محفوظ ہے مجموعے میں یہ پانچواں نسخہ ہے، تحت نمبر 1958-22/2-9 ایک مجموعہ رسائل میں محفوظ ہے مجموعے میں یہ نواں نسخہ ہے اور نمبر 240-1973 ۔این۔ایم ہے

19۔ کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد میں دو نسخے محفوظ ہیں ان کا نمبر 4409 اور 5417 ہے

20۔ کراچی انجمن ترقی اُردو کراچی میں ایک نسخہ تحت نمبر۔3ق ف 43 محفوظ ہے۔

21۔ نذر صابری صاحب کیمبل پور کے پاس بھی ایک نسخہ موجود ہے

22- اس کا نسخہ پٹنہ میں ایک مزیا بہار میں ایک رامپور میں اور چار نسخے سری نگر میں ہیں۔

چھاپی نسخے

یہ کتاب اہل علم وفضل کے ہاں بڑی حد تک مقبول ومتداول رہی ہے اور اب تک کئی بار شائع ہو چکی ہے ذیل میں اس کے چھاپی نسخوں کا تعارف کیا جاتا ہے۔

نسخہ خانقاہ احمدیہ تہران

یہ کتاب سب سے پہلے 1338 ش میں خانقاہ احمدیہ تہران کی جانب سے مجموعۂ رسائل دراویش میں شائع ہوئی۔(۱) یہ اشاعت میں نے نہیں دیکھی

نسخہ مصطفوی تہران

یہ نسخہ دوسری بار 1351 ش میں ڈاکٹر اسد اللہ مصطفوی نے شائع کیا ڈاکٹر صاحب نے اس کا نام درویشیہ کی بجائے نفس شناسی اور بطور مصنف سید علی ہمدانی کی بجائے سید محمد نور بخش کا نام دیا یہ اب

NTF Manzoor&Memoodabad Unit Khi

تک کئی بار شائع ہوچکی ہے۔اسی کتاب کا اسی نام واسی مصنف کے نام کے ساتھ اردو ترجمہ جناب سید حسن شاہ شگری صاحب نے صوفیہ امامیہ نوربخشیہ ٹرسٹ کراچی کی جانب سے شائع کیا ہے۔

نسخہ گنج بخش

تیسری بار یہ ڈاکٹر محمد ریاض کی کتاب احوال وآ ثار میر سید علی ہمدانی کے ساتھ ضمیمے کے طور پر 1980 میں پہلی بار شائع ہوئی یہی ایڈیشن 1991 میں دوسری بار پھر شائع ہوئی ہے۔

نسخہ راقم

1996 میں راقم نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور مجموعہ رسائل شاہ ہمدان کے ساتھ شائع کیا۔

NYF Manzoor&Mehmodabad Unit Khi

اوپر ہم نے اس کے 35 قلمی اور 5 چھاپی نسخوں کا جائزہ لیا ہے جن سے اس کی مقبولیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ا۔احوال وآ ثار میر سید علی ہمدانی ص 156)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله حق حمده والصّلوٰة علىٰ خير خلقه

اما بعد! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

يَـا اَيُّهَـا الـنَّـاسُ قَـدۡ جَا ئَتۡكُمۡ مَوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّـكُـمۡ وَشِـفَـا ءٌ لِّـمَا فِي الصُّدُوۡرِ (یونس ۵۷:	اے ایمان والو! تمہارے پاس تمہارے رب کی نصیحت آ گئی ہے جس میں دلوں کے امراض کی شفاء موجود ہے

نیز فرمایا ہے :۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَا ءٌ وَّ رَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡ مِنِيۡنَ (بنی اسرائیل:۸۲)	ہم قرآن سے وہ نازل کرتے ہیں جو ماننے والوں کیلئے شفاء اور رحمت ہے

یعنی ہم تمہارے پروردگار ہیں۔قرآن حکیم کی آیتیں اور احکامات مومنین کولاحق بیماریوں کی دوا کےطور پر نازل کرتے ہیں یہاں تک کہ کلام ربانی کی ہر ہر آیت اور اخبار نبوی کی ہر ہر حدیث معنوی امراض کو شفاء دینے والی اور قلبی وسری وروحی نقائص کو دور کرنے والی ہے۔

NYF Manzoor&Mehmodabad Unit Khi

نیکی اور بدی

جس طرح باطنی بیماریوں کے مادے مختلف ہوتے ہیں اسی طرح آثار آیات واحادیث کے نتائج واثرات بھی مختلف ہوتے ہیں یہ اس طرح کہ یہ ایک قوم کے حق میں تو سعادت مندی کا سبب بنتے ہیں جبکہ دوسری قوم کیلئے بدبختی وشقاوت کا موجب بن جاتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کن کی ذات بابرکات جہاں اور اہل جہاں کیلئے سراپا رحمت تھی،اس کے باوجود آپ کی صحبت بعض لوگوں (صحابہ کرام) کیلئے تو سعادت ابدی کا ذریعہ بنی جبکہ ایک دوسرے بدبخت اور مردود قوم مثلاً

ابو جہل، ابولہب اور عبداللہ بن ابی وغیرہ کیلئے شقاوت سرمدی کا سبب بنی۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد:

رُبَّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا الرَّجُلُ لَا يَكُوْنُ لَهُ سَيِّئَةٌ اَضَرُّ عَلَيْهِ مِنْهَا وَرُبَّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا الرَّجُلُ لَا يَكُوْنُ لَهُ حَسَنَةٌ اَنْفَعُ لَهُ مِنْهَا	بہت سی نیکیاں جو آدمی کرتا ہے، برائی سے بڑھ کر ضرر رساں ہوتی ہیں اور بہت سی برائیاں جن کا آدمی مرتکب ہوتا ہے نیکی سے بڑھ کر مفید ہوتی ہیں

اسی معنی کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی بہت سی نیکیاں ایسی ہیں جو بندے کے حق میں معصیت سے بڑھ کر ضرررساں اور نقصان دہ ہیں اور بہت سی برائیاں ایسی ہوتی ہیں جو نیکیوں کے مقابلے میں زیادہ نفع بخش اور فائدہ مند ہیں۔

ارباب قلوب کے ہاں یہ طے شدہ بات ہے کہ جو طاعت بندے میں عجب اور غرور پیدا کرے عین معصیت ہے اسی طرح وہ معصیت جو طالب حق کو اعتراف و عاجزی اور عذر کے مقام پر لاکھڑا کرے، درحقیقت وہ مفید طاعت ہے۔

NYF Manzoor&Mehmodabad Unit Khi

انسان کی خلقت

اے عزیز! جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو متضاد جوہروں سے پیدا فرمایا ہے ایک جوہر لطیف اور نورانی ہے جسے روح کہتے ہیں، دوسرا جوہر کثیف اور ظلمانی ہے جسے ہم جسم کہتے ہیں۔ ان دونوں جوہروں کی غذا صحت اور بیماریاں الگ الگ مقرر ہیں۔ اسی طرح ہر مرض کا علاج مخصوص ہے وہ یوں کہ جس طرح بدن کی غذا پانی اور خوراک ہے اسی طرح دل اور روح کی غذا ذکر و محبت اور معرفت خداوندی ہے امراض روحانی و جسمانی کی علامت یہ ہے کہ مرغوب غذا بھی طبیعت کیلئے ناموافق اور ناگوار بن جاتی ہے۔

جسمانی اور روحانی بیماریاں

جس طرح جسمانی بیماری کی نشانی یہ ہے کہ جسم انسان فاسد مادوں کی غذا سے نفرت کرنے لگتا ہے اور غذا کھانے کی طرف رغبت نہیں کرتا، اسی طرح دلی، قلبی اور روحانی بیماری کی علامت یہ ہے کہ وہ دنیوی مصروفیات' نفسانی لذات اور جسمانی خواہشات کی وجہ سے ذکر الٰہی کی حلاوت، محبت و معرفت خداوندی کے ذوق سے محروم رہ جاتا ہے اور ذکر حق سے مانوس نہیں ہوتا۔ اگر اس سے کوئی طاعت عمل میں آجائے یا اللہ تعالیٰ کا نام زبان پر جاری ہوجائے تو یہ سمجھ لو کہ محض رسم اور عادت کے طور پر ہے۔ لہٰذا اس کو انوار روح اور صفائے مناجات سے کوئی حصہ نہیں ملے گا جو مخصوصان ازلی یعنی مقربین اور صدیقین کی ارواح مقدسہ کو صحرائے فضل و کرم سے نصیب ہوتا رہتا ہے۔

جس طرح جسمانی بیماریوں کے اسباب ہوتے ہیں ان اسباب کو دور کرنے اور بیماری کو ختم کرنے کے لئے خاص دوا مقرر ہے جن کے طبعی آثار اور خواص کو طبیب حاذق کے سوا کوئی نہیں جانتا، اسی طرح روحانی اور قلبی بیماریوں کے بھی اسباب ہوتے ہیں جنہیں دور کرنے کی روحانی دوا مختلف طاعات، اذکار اور عبادات ہیں جن کی حقیقت انبیائے کرام، اولیائے عظام، مشائخ طریقت اور علمائے متدین (دیندار) جو حکمائے دین ہیں، کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

NYF Manzoor&Mehmoodabad Unit Khi

روحانی بیماری کا علاج

اگر چہ دوا مطلق دوا ہوتی ہے مگر ہر بیماری کے لئے خاص دوا مفید ہوتی ہے ایک دوا ایک خاص مرض کیلئے مفید ہوسکتی ہے مگر دوسرے کیلئے نقصان دہ ہوتی ہے، اسی طرح مختلف طاعات و عبادات اگر چہ سب برحق ہیں لیکن ہر آدمی کی قلبی بیماری کو ختم کرنے کیلئے خاص طاعت کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کی حالت کے منافی طاعت اس کو چنداں فائدہ نہیں دیتی بلکہ فائدہ کے مقابلے میں نقصان زیادہ پہنچاتی ہے۔ ان حقائق کے اسرار کو حکمائے دین یعنی انبیائے کرام اور اولیائے عظام کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

آپ نہیں دیکھتے کہ ایک شخص میں صفراء غالب ہے وہ بلغم جلانے والی دوا سے اس مرض کا علاج کرتا ہے تو وہ کبھی شفا نہیں پا سکتا بلکہ ان دواؤں کی وجہ سے اس میں صفراء کا مادہ بڑھتا جائے گا اور اسے ہلاک کردے گا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلاوت قرآن حکیم کے گراں قدر ثواب کے باوجود فرمایا کہ

ہائے افسوس! بہت سے قرآن پڑھنے والوں کو بُعد و محرومی، لعنت و ملامت اور نقصان و خسارے کے سوا کچھ نہیں ملتا کہ:

رُبَّ تَالِيُ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰ نُ يَلْعَنُهٗ — بہت سے قرآن کی تلاوت کرنے والوں پر قرآن حکیم لعنت بھیجتا ہے۔

اور حضرت ابو سعید الخدری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

كَمْ مِنْ صَائِمٍ يَّكُوْنُ صَوْمُهٗ وَبَالاً عَلَيْهِ يَوْ مَ الْقِيَامَةِ وَكَمْ مِنْ غَازِيٍ يَّكُوْنُ غَزْوَتُهٗ سَلاَسِلاً عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَمْ مِنْ مُتَصَدِّقٍ يَّكُوْنُ صَدَقَاتُهٗ وَ زَكٰو تُهٗ زَوَالاً لِاَعْمَالِهٖ يَوْ مَ الْقِيَامَةِ	قیامت کے دن بہت سے روزے داروں کے روزے ان کیلئے وبال بن جائیں گے اور بہت سے غازیوں کا جہاد اس کے لئے بیڑیاں بن جائیں گی بہت سے صدقہ دینے والوں کیلئے ان کا صدقہ اور زکوۃ ان کے اعمال کے زوال کا سبب بن جائے گا

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! ان کے اعمال کے ضائع ہونے کا باعث کون سی چیز ہوگی؟

فرمایا۔

اَكْلُ الْحَرَامِ وَرُوْيَةُ الْمَخْلُوْقِيْنَ — حرام خوری اور مخلوق کیلئے ریا کاری۔

یعنی بہت سے لوگ روزہ رکھیں گے مگر قیامت کے دن وہ ان کے لئے وبال بن جائے گا اور بہت سے

غازیوں کیلئے ان کا جہاد زنجیر بن کر انہیں جکڑ لے گا، بہت سے صدقہ دینے والوں کو ان کا صدقہ اور زکوۃ اعمال کے زوال کا باعث بن جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! کونسی چیز ان کے اعمال کی تباہی کا باعث بنے گی؟ فرمایا حرام خوری اور ریا کاری۔ یعنی نیک نامی کی تمنا اور مخلوق کی نظر میں قابل تعریف ٹھہرنے کی امید۔

عوام الناس کی طاعت

عزیزمن! جب تم ان آیات و احادیث پر غور کرو جن میں نیک اعمال کی تباہی کا سبب اخلاق بشری کا گھٹیا پن، بہیمی، سبعی اور شیطانی اوصاف کی آلودگی قرار پائی ہے تو تمہیں معلوم ہوگا اکثر عبادات جنہیں عام لوگ رسم و عادت کے طور پر بجالاتے ہیں، انہیں میزان عدل میں تولا جائے تو وہ الا ماشاء اللہ! ان کی اپنی گرفتاری کا سامان ثابت ہوں گی۔ اس معنی کی تحقیق میں یہ بھی سن لے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ (الزمر:۴۷)	اور وہاں اللہ کی طرف سے وہ کچھ ظاہر ہو جائیگا جس کا انہوں نے کبھی گمان تک نہیں کیا ہوگا۔

یعنی ان پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے روزِ محشر میں وہ چیز واضح ہو جائے گی جو ان کے گمان میں بھی نہ ہوگی تو رسولؐ اللہ سے اس کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔

هِيَ اَعْمَالٌ حَسِبُوْهَا حَسَنَاتٍ فَوَجَدُوْهَا فِيْ كِفَّةِ السَّيِّئَاتِ	یہ ایسے اعمال ہوں گے جنہیں لوگ دنیا میں نیکی سمجھتے ہیں لیکن قیامت کے دن وہ معصیت کے پلڑے میں پائے گئے

یعنی یہ ایسے اعمال ہوں گے جنہیں لوگ طاعت تصور کرتے رہیں گے لیکن قیامت کے دن وہ انہیں معصیت کے پلڑے میں نظر آئیں گے۔

اس سے معلوم ہوا کہ صحیح معنوں میں طاعت خداوندی کی بجا آوری کیلئے کسی راہ حق کے جاننے

NYF Manzoor&Mehmedabad Unit Khi

والے، شریعت وطریقت کی منزلیں طے کرنے والے اور اسرار حقیقت کا ذوق رکھنے والے پیر ومرشد کی صحبت کا اختیار کرنا ناگزیر ہے کیونکہ جس طرح دنیوی بادشاہ کی خدمت بادشاہوں کے مقرب لوگوں کے سوا کوئی بخوبی بجا نہیں لا سکتا اسی طرح قرب خداوندی کے دقیق اسرار و رموز راہ سلوک پر چلنے والوں کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ضرورت پیر ومرشد

جس طرح جب کوئی بادشاہ کی قربت حاصل کرنا چاہتا ہے تو بادشاہ کے کسی بھی قریبی مصاحب کی صحبت اختیار کر لیتا ہے کیونکہ اس کے بغیر منزل مراد یعنی بادشاہ تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جو کوئی اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا حاصل کرنا چاہتا ہے تو جب تک عالم وحدت کے سیر کرنے والے کسی مرد کامل کی دامن ارادت سے وابستہ نہیں ہو جاتا مراد حاصل نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ سید الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

اِتَّخِذُوْا الْاَیَادِیْ عِنْدَ الْفُقَرَاءِ فَاِنَّ لَهُمْ دَوْلَةً — دست ہمت سے فقراء کا دامن تھام لو کیونکہ وہی اہل دولت ہیں

یعنی دست طلب سے درویشوں کا دامن تھام لو کیونکہ حقیقت میں ارباب دولت وہی ہیں۔ اس حدیث میں لفظ ''اِنَّ'' مبالغہ کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یعنی ایسی دولت جس کی کوئی انتہا نہیں، ایسی سلطنت جس کی شان وشوکت کی کوئی غایت نہیں۔

مرید نیک بخت

جب کوئی طالب حق عنایت ازلی کا مقبول بارگاہ بن جاتا ہے تو وہ خوش نصیب اور سعادت مند کسی ایسے مرد کامل کی صحبت میں پہنچ جاتا ہے جس کا ظاہر شریعت کے آداب سے آراستہ اور نفس زہد و

NYF Manzoor&Mehmodabad Unit Khi

تقوی کی پابندی سے پیراستہ ہوتا ہے، اس نے عجب وریا کی آنکھ پھوڑ دی ہے، حرص وطمع کا دہانہ قناعت کی سیل سے بند کیا جاچکا ہے جس کا ظاہر بساط عالم شریعت پر ادب پاچکا ہے، اس کا باطن طریقت کی بھٹی میں تہذیب وصفائی حاصل کر چکا ہے جس کا سرّ عالم حقیقت میں اسرار توحید کی خوشبو سے معطر ہے، وہ ہر وقت لطیف نصیحتوں کا بیج قلب طالب کی کھیتی میں بوتا رہتا ہے اور ہر روز دقیق آداب کے پانی سے اس کی سینچائی کرتا ہے، یہاں تک کہ پیر ومرشد کی حسن رعایت، طالب حق کے قبول نصیحت اور اللہ تعالیٰ کے فضل ومدد کے نتیجے میں طالب حق کے صالح اعمال اور پسندیدہ افعال بارآور ہوجاتے ہیں اور بلند وارفع مقامات تک اسے پہنچا دیتے ہیں، قلب طالب کے باغ میں واردات غیبی کے گل وریحان کھلنے لگتے ہیں اور اس کا باطن روح وصفا کے انوار اور محبت ووفا کے اسرار سے منور ومصفا ہوجاتا ہے۔

مرید بدبخت

مرید کی بدقسمتی وبدبختی کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سبقت لے جانے والے اس کے دوست بن جاتے ہیں اور اسے راہ دین کا رہزن بنا دیتے ہیں، باطل خیالات اور فاسد خرافات کے ذریعے حق کا راستہ اس کیلئے مسدود کر دیتے ہیں، اس کی راہ میں بدعت وضلالت کے کانٹے بچھا دیتے ہیں اور ذلت وکمینگی کا بیج اس کے دل میں بو دیتے ہیں اور اس کے باطن کو طمع وحسد کی نجاست سے آلودہ کر دیتے ہیں۔

آج کل کی پیری ومریدی

بزرگوں کا کہنا ہے کہ:

لَيۡسَ الۡخَبَرُ كَالۡمُعَايَنَةِ۔ سنی ہوئی باتیں ذاتی مشاہدے کے برابر ہرگز نہیں ہوسکتیں۔

زمانہ حال کے پیر ومرید کا حال دیکھو تو نظر آئے گا کہ شیطان کس طرح مکروفریب کی دکان سجائے بیٹھا ہے اس نے اپنے نام کے ساتھ "سلطان الفقراء" کا لاحقہ لگائے ہوتے ہیں اور کس ڈھٹائی کے

NYF Manzoor&Mehmodabad Unit Khi

ساتھ ان بدبختوں نے اولیاء اللہ کا لباس زیب تن کر رکھا ہے؟ مردود لوگ کس طرح خود کو مقبولان بارگاہ الٰہی کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں؟ عفریت اور شیطان ارباب یقین کی صورت میں کس طرح راہ دین میں ظاہر ہوئے ہیں؟ ان کا طریقہ الحاد و زندقہ ہے، ان کا خرقہ محض دھوکہ و فساد ہے، ان کا وجد اور حال، رقص و سرود اور اچھل کود ہے، جبکہ ان کے آداب صحبت بدعت و بے نمازی ہے، ان کی مجلسوں اور محفلوں کی رونق بحث و مناظرہ ہے، ان کی خلوت کے اسرار خباثت اور فخر و مباہات ہیں، ان کا فقر تحصیل حرام اور گداگری ہے، ان کے کارنامے بے شرمی و بے حیائی ہیں، ان تمام کے باوجود جاہل عوام کی ایک بڑی تعداد اس گروہ کی عیاشیوں اور مکر و فریب پر وارفتہ و فریفتہ ہو چکی ہے اور ان بد بخت و ذلیل لوگوں کی نت نئی فتنہ سامانیوں کی مددگار اور حامی و ناصر بن چکی ہے جنھوں نے راحت پسندی اور کفر و الحاد کا نام طریقت و فقر رکھ لیا ہے اور وہ دین اسلام کے حقیقی احکامات سے بے گانہ ہو کر انہی گمراہ لوگوں کے پیچھے میدان ضلالت میں بھٹک رہے ہیں۔

NYF Manzoor&Mehmodabad Unit Khi

اکابرین ملت کا فرض

اللہ تعالیٰ بروز قیامت حکام مملکت اسلامیہ کے قاضی حضرات اور ائمۂ اسلام سے ان لوگوں کے فسادات سے چشم پوشی اور اس کے خاتمے سے غفلت برتنے کے بارے میں ضرور سوال کرے گا کیونکہ قواعد اسلام کا استحکام، اہل زیغ وعدوان اور ان کی گمراہیوں کا قلع قمع کرنا سلاطین و حکام اسلام کے ذمہ واجب ہے اور حدود شرعیہ کی حمایت و نفاذ ان پر فرض ہے۔

لیکن آج کل کے حکام وقت مگر افسوس کہ آج کل حکومت و سلطنت کی باگ ڈور ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں آگئی ہے جو نہ صرف علوم دین کے اسرار سے بے بہرہ ہیں بلکہ ان کی پوری توجہ لہو و لعب کی طرف مرکوز رہتی ہے اور جنھوں نے فسق و فجور کو اپنا طریقہ بنا رکھا ہے، ظلم و شرک کو اپنا آئین قرار دے رکھا ہے، وہ فاسق و فاجر لوگوں سے اپنا میل جول رکھتے ہیں، وہ اس فانی دنیا کو اپنے لئے بہشت بنانے

میں لگے ہوئے ہیں، وہ اپنے نفس کے غلام اور خواہشات کے اسیر بنے ہوئے ہے وہ شیطان کی بندگی پر مستعد ہیں، انہوں نے خدا اور رسول کے احکامات کو پس پشت ڈال رکھا ہے، تعلیم و تدریس اور قضاء و افتاء کے عہدوں پر فائز لوگوں نے اختلافی مناقشوں اور کلامی بحثوں کا نام علم قرار دے رکھا ہے، منطقیوں کی خرافات اور فلسفیوں کی ہذیانات کو اپنی شہرت و مرتبے کا ذریعہ بنا رکھا ہے ، وہ علوم دین کے حقائق جو کتاب و سنت کے دقیق اسرار و رموز کی معرفت ہیں، سے اعراض کرتے ہیں جس کی وجہ سے گمراہ بدعتیوں کے اغوئی کی سرگرمیاں دنیا بھر میں پھیل گئی ہیں، بے دین اور زندیقوں کا گروہ عالم اسلام میں طاقت ور ہو چکا ہے، اسلامی احکامات اور حدود کے انوار بجھ گئے ہیں اور شریعت محمدیہ کے سیدھے راستے کی برکتیں غائب ہوگئی ہیں ۔ان حالات میں اولیاء اللہ و ارباب قلوب ان تر دامن سجادہ نشینوں اور درویش صورت کافر سیرت نام نہاد مسلمانوں کے نزدیک معتوب ہو کر رہ گئے ہیں ۔ چنانچہ اس کے رد عمل میں وہ گوشہ نشین ہونے پر مجبور ہیں ۔گردو پیش نظر آنے والی معصیت کے ماتم میں زندگی گزارنے لگے ہیں۔

NYF Manzoor&Mehmodabad Urdu Khi

وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ ۔ (یوسف ۱۸) اللہ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے ۔

آن دم که از و نور و صفا آید کو؟
آن کس که از و بوی خدا آید کو؟
اسلام شده فسوس این مشتی دیو
مردی که از و نور و وفا آید کو؟

منظوم ترجمہ:

وہ دل کہاں کہ نور وصفا جس سے آ سکے

وہ دم کہاں کہ بوئے خدا جس سے آسکے
اسلام آہ ! بن گئی جاگیر شیطنت
اس کو بُلا کہ نورِ وفا جس سے آسکے

مسلم عوام الناس

عزیزم! مسلمانوں کے بشری اوصاف کو خباثت سے پاک کرنا ذرا مشکل کام ہے۔ ناپسندیدہ افعال اور اخلاق رذیلہ کے ساتھ مسلمان ہونے کا دعویٰ اس وقت تک محض دھوکہ سمجھا جائے گا جب تک آئینۂ دل اوصاف بشری کی آلودگی سے پاک نہ ہو جائیں۔ جن کے افعال و اعمال اخلاص پر مبنی نہیں وہ رذائل نفسانی کے امراض سے خلاصی کبھی نہیں پاسکیں گے۔ جو شخص نفس کا بندہ اور طبیعت کا جو کہ روح کی دشمن ہے، غلام ہو، کبھی بھی فلاح و نجات کا چہرہ نہیں دیکھ سکے گا۔ کیونکہ نجات ایمان کا پھل اور فوز و فلاح اسلام (عمل) کا نتیجہ ہے۔

حقیقت اسلام نفس امارہ کی تمام تر خواہشات کی مخالفت اور اللہ تعالیٰ کی مثالی فرمانبرداری ہے

حدیث میں آیا ہے کہ:

اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَـا مُوْسٰى اِنْ اَرَدْتَ رَضَـائِىْ فَخَـالِفْ نَـفْسَكَ اِنِّىْ لَمْ اَخْـلُـقْ خَـلْـقًا يُّنَازِعُنِىْ غَيْرَهَا	اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی کی کہ اے موسیٰ! اگر تم میری رضا چاہتے ہو تو اپنے نفس کی مخالفت کرو کیونکہ میں نے خود سے نزاع کرنے والی نفس کے سوا کوئی مخلوق پیدا نہیں کی

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! اگر تم ہماری رضا کے خواہشمند ہو تو اپنے نفس کے خواہشات کی مخالفت کرو کیونکہ ہم نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کہ جو ہم سے منازعت کرتی ہو سوائے نفس کے۔

NYF Manzoor&Mehmudabad Unit Khi

جہاد بالنفس

پس ثابت ہوا کہ نفس کی فرمانبرداری سراسر کفر ہے اور اس کے ساتھ موافقت کرنا دوسرے گناہوں کے مقابلہ میں عظیم تر گناہ ہے اسی طرح اس کی مخالفت حقیقی طاعت ہے۔ صحیح حدیث میں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ جب ہم غزوہ خیبر سے واپس لوٹ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مَرْ حَبًا بِقَوْمٍ قَدْ غَزَوْا وَبَقِیَ جِهَادُ الْاَ کْبَرِ — ان غازیوں کیلئے خوش آمدید جنہوں نے جنگ کیا ابھی ان کے لئے جہاد اکبر در پیش ہے

صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جہاد اکبر کیا ہے؟ فرمایا۔

جِهَادُ النَّفْسِ جَاهَدَ نَفْسَهُ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْهِ — یہ جہاد بالنفس کرنا ہے جو دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے

یعنی جب ہم غزوۂ خیبر سے کامیاب و کامران لوٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! خوش آمدید ایسی قوم کو جس نے جہاد اصغر میں کامیابی حاصل کی اور اب جسے جہاد اکبر در پیش ہے عرض کیا کہ حضور جہاد اکبر کیا ہے؟ فرمایا جہاد اکبر نفس کے ساتھ جنگ ہے۔ وہ ایسا دشمن ہے جو دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے وہ ہر وقت شہوت کے جال اور غضب کی تلوار کے ساتھ دین کے مضبوط قلعہ یعنی ایمان و ایقان پر حملہ آور ہوتا رہتا ہے، اس کی بنیادوں کو ہلا دیتا ہے اور نجات کے قلعہ کو مسمار کر دیتا ہے اور آفات و ہلاکتِ ابدی کا راستہ کھول دیتا ہے۔ اگر تم اس غدار دشمن کے دبدبے کو دور کر سکے اور خطرۂ ایمان ذلیل اژدھے کا سر کچل سکے تو تم سعادت ابدی کی شاہراہ پر چل سکو گے جو کوئی اس جہاد کی دولت سے محروم رہے، اسے چاہیے کہ اپنے دین کا ماتم کیا کرے۔ مسلمان ہونے کا دعویٰ چھوڑ دے، شرک کی خباثت کو ایمان نہ سمجھے، نفس اور خواہشات کے مکروفریب کو اسلام نہ جانے اور اللہ تعالیٰ کا پاک نام گندی

NYF Manzoor&Mehmodabad Unit Khi

زبان پر نہ لائے کیونکہ پر کھنے والا البصیر (دیکھنے والا) ہے اور حاکم خبیر (خبر رکھنے والا) ہے۔

وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ (البقرہ ۲۲۰) اللہ تعالیٰ مفسد اور مصلح کو خوب جانتا ہے۔

مرد می باید تمام این راہ را

جان فشانی بایداین درگاہِ را

کار آسان نیست با درگاہِ او

خاک می باید شدن در راہِ او

سالھا کردند مردان انتظار

تایکی شان باریافت از صد ہزار

☆ راہِ طریقت پر چلنے والے کو مرد مجاہد اور مرد کامل ہونا چاہئے کیونکہ اس کی بارگاہ تک پہنچنے کے لئے جان کی بازی لگانے کی ضرورت ہے۔

☆ اس کی بارگاہ تک پہنچنا آسان نہیں ہے وہاں تک پہنچنے کے لئے اس راہ میں پائمال ہونا پڑتا ہے تب وہاں تک رسائی ہوجاتی ہے۔

☆ مردان راہ حق سالوں سال تک درگاہِ الٰہی میں باریابی کا انتظار کرتے رہتے ہیں تب کسی ایک کو باریابی کا موقع مل جاتا ہے۔

قیامت کا دن

عزیز من! یہ دنیا طالبان حق کیلئے بازار تجارت کی حیثیت رکھتی ہے اس تجارت کا سرمایہ عمر ہے۔ پس دنیا کی اس منزل کی قدر و قیمت صرف مخلصین ہی جانتے ہیں اور جوہرِ عمر کی قیمت صرف عرفاء

کومعلوم ہے جسے وہ نور یقین کی مدد سے پہچانتے ہیں۔ جوکوئی اس دنیا میں سعادت کسب نہ کرے وہ آخرت میں محروم رہ جائے گا۔ ہر وہ طالب حق جو دنیا میں کمال کی خلعت زیب تن نہیں کرتا وہاں اسے خلعت کمال نہیں ملے گا، جوکوئی اس دنیا میں چشم دل کو سرمۂ عرفان سے روشن نہیں کرتا وہاں اندھا رہ جائے گا۔:

مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (بنی اسرائیل:۷۲) جو آدمی اس دنیا میں اندھا ہوگا وہ قیامت کے دن بھی اندھا اور گمراہ رہے گا۔

لوگ گمان کرتے ہیں کہ قیامت اچانک کسی دوراہے پر سامنے آئے گی حالانکہ یہ غلط ہے۔ یہ غلطی فکرو نظر میں قصور کی وجہ سے ہوتی ہے۔ عالم ابد کے مسافر جب مملکت ازل کے میدان سے دنیا کی عارضی منزل میں قدم رکھتے ہیں تو قضا وقدر کے راز دار جب تک حد بلوغ کو نہیں پہنچتے انہیں معاف رکھا جاتا ہے یہاں تک کہ صبح بلوغت کووہ اس دوراہے پر پہنچ جاتا ہے جس کے آگے اجل کی منزل ہے پھر قیامت کے مجمع میں اعمال کا دفتر کھولا جائے گا۔ چونکہ راہ سعادت میں مشکلات اور سختیوں کی گھاٹیاں زیادہ پیش آتی ہیں ۔جیسا کہ کہا گیا ہے۔:

حُفَّتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَكَارِهِ جنت سختیوں اور تکلیفوں میں گھری ہوئی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس درگاہ کی رغبت رکھنے والے نادر اور اس راہ پر چلنے والے کمیاب ہوتے ہیں۔ چونکہ عوام الناس راہ شقاوت کی تازگی کو زیادہ دیکھنے والے اور شہوات کے ہتھکنڈوں کو زیادہ پسند کرنے والے ہوتے ہیں ۔جیسا کہ کہا گیا ہے۔

حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ جہنم شہوات وخواہشات سے ڈھکی (بھری) ہوئی ہے۔

چنانچہ اکثر لوگ راہ شقاوت اختیار کرتے ہیں اور انہیں خبر نہیں ہوتی کہ جب وعدہ گاہ قیامت میں پہنچیں گے تو اپنے قبیح اعمال اور رسوا کن احوال کا مشاہدہ کرنا پڑے گا۔ جب انہیں اپنی ہلاکت کا یقین ہو جائیگا تو

حسرت وندامت کے آنسو بہانے لگیں گے اور بے جانالہ وشیون کرنے لگیں گے اور کہنے لگیں گے کہ:

رَبَّنَا اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا (السجدہ:۱۲)	پروردگار ہم نے سب کچھ دیکھ اور سُن لیا اب ہمیں دنیا میں واپس بھیج دے وہاں ہم نیک عمل کیا کریں گے

یعنی پروردگار! ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا اور اپنے انجام کا یقین کرلیا۔ اب ہمیں پھر دنیا میں واپس بھیج دے تا کہ ہم نیک عمل ہی کریں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے خطاب ہوگا کہ:

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَايَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ (الفاطر:۳۷)	کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی جس میں تم کوئی سبق لے سکتے تھے اور تمہارے پاس متنبہ کرنے والا بھی آچکا تھا پس اب مزا چکھو ظالموں کیلئے یہاں کوئی مددگار نہیں ہے

یعنی ہم نے تمہیں بازار دنیا میں عمر عزیز کا سرمایہ دے دیا اور تمہارے پاس انبیائے کرامؑ اور اولیائے عظام کو بھیجا تا کہ وہ تمہیں راہِ سعادت دکھائیں اور تمہیں عذاب سرمدی سے ڈرائیں۔ انہوں نے تمہیں سب کچھ بتادیا تم نے ان کی ساری باتیں سنیں اور انہیں فراموش کردیا۔ تم نفس اور خواہشات کی پیروی وخدمت پر کمربستہ رہے اور نفسانی خواہشات اور دنیا کی خرافات کو اپنے دل کا قبلہ بنالیا۔ ہمارے احکامات اور ہمارے نبیوں کی نصیحتوں کو پس پشت ڈال دیا۔ دنیا کی کھیتی میں شقاوت ابدی کا بیج بویا اور اس کی آبیاری کرتے رہے تا آنکہ وہ خبیث اعمال بارآور ہوئے۔ اب کونا کون عذاب کا مزہ چکھو۔

اب تمہیں چاہیے کہ اب کسی فریادرس یا شفاعت کرنے والے کی امید نہ رکھے کیونکہ اب:

ذَهَبَ مَحَلُّ الْاَعْمَالِ وَبَقِيَ اَثْقَالُ الْاَنْكَالِ عمل کرنے کا وقت گزر چکا ہے اور آفتوں کا بوجھ اٹھانے کا وقت آ گیا ہے اب اسی کو اٹھاؤ۔

اور:

طَلَبُ الْحَالِ بَعْدَ الزَّوَالِ مَحَالٌ وقت گزر جانے کے بعد اسکی طلب امر محال میں سے ہے۔

NYF Manzoor&Mehmodabad Unit Khi

ای بد نیا بی سر و پا آمده
باد در کف خاک بی ما آمده
گر همه عالم شوندت زیردست
می نخواهی برد جز خاکی بدست
نامرادی و مراد این جهان
تابخسپی بگذرد دریک زمان
چون جهان می بگذرد بگذر تونیز
ترک او گیر و بدو منگر تونیز
زانکه هر چیزی که اوپائنده نیست
هر که دل بندد بر ودل زنده نیست

NYF Manzoor&Mehmoodabad Unit Khi

☆ اے وہ شخص جو بے سروپا دنیا میں چلا آیا ہے تم نا کام ونامرادرہ جائے گا کیونکہ تم ہمارے بغیر ہی چلا آیا ہے۔

☆ اگر سارا جہاں تمہارا مطیع وزیردست ہوجائے تو بھی تم یہاں سے جاتے وقت اپنے ساتھ مٹھی بھر مٹی بھی لے کرنہیں جاسکو گے۔

☆ اس جہاں کی نا کامی ونامرادی اور کامیابی وکامرانی ایسی آنی جانی اور غیراہم باتیں ہیں گویا ایک لمحے کی اونگھ جو تم اونگھتے ہو۔

☆ یہ دنیا گزرجانے والی آنی جانی شے ہے لہذا تم بھی اس کو نظرانداز کرکے گزرجاؤ اسے ترک کرلواوراس کی جانب آنکھ اٹھا کر بھی مت دیکھو۔

☆ جو چیز پائندہ وباقی رہنے والی نہیں جو آدمی اس میں دل لگائے جان لے کہ وہ دل زندہ نہیں بلکہ مردہ دل ہے۔

لوگوں کی توجہ

میرے عزیز! ہر چیز کی ایک نشانی ہوتی ہے۔ سچے طالب حق کی نشانی اپنی کھوئی ہوئی قیمت اور معرفت کی جستجو کرنا ہے۔ ہر چیز کی قیمت اس کی ہمّت کے لحاظ سے ہوتی ہے اس معنی میں لوگ مختلف ہیں، عورتوں کی ہمت (توجہ) رنگ وبو کی طرف ہوتی ہے جبکہ بچوں کی صرف کھانے پینے کی طرف۔ اہل دنیا کی توجہ گفتگو کی طرف اور اہل آخرت کی توجہ جستجو کی طرف۔ طالبان حق کی توجہ سیر مدام کی طرف اور سالکان حق کی توجہ غیر اللہ سے پاک وصاف ہونے کی طرف۔ راغب وہ ہے جو دنیا چھوڑ کر آخرت طلب کرتا ہے۔ طالب وہ ہے جو دونوں کو طلاق دیتا ہے۔ سالک وہ ہے جو راہ حق میں خواہشات کو سد راہ بننے نہیں دیتا اور عارف وہ ہے جو اپنے وجود کی لوح سے ہستیِ اغیار کے نقش واثر کو مٹاڈالتا ہے۔

ہمت طالب کی ابتداء یوں ہوتی ہے کہ جو چیز اسے رسوا کن محسوس ہو اس کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ غیرت جمال محبوب کے سوا کسی کے لئے اپنے چہرے سے نقاب نہیں اٹھاتا۔ اس دولت کی فتوحات ایسے وقت کارآمد ثابت ہوتی ہیں جب طالب ماسوااللہ پر تبرّا (بریت) کا خط کھینچ لیتا ہے۔

تا بادیۂ درد بپایان نبری

از هیچ طرف راه بدرمان نبری

تا برسرِ نام و کام گامی نزنی

بوی زنسیم وصل جانان نبری

☆ جب تک تم بیابانِ درد کو طے نہیں کرتے تمہیں کسی جگہ سے درد کا مرہم محنت کیے بغیر مفت نہیں مل سکتا۔

☆ اور جب تک تم نام وناموس کو لات مار کر محبوب کی قدموں تلے بیٹھ نہیں جاتا، تم محبوب کے نسیم وصل

کی خوشبو کبھی نہیں سونگھ سکتا ۔

اللہ کے خاص بندے

جو کوئی سعادت کا چہرہ دیکھ لیتا ہے اس پر غیبی انعام و اکرام کے دروازے کھل جاتے ہیں، وہ دنیا و آخرت کے فکر اور سود و زیاں کے غم سے آزاد ہو جاتا ہے ۔جس کسی کو ابھی تک یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی، اسے چاہیے کہ برکت ایمان سے خود کو محروم نہ کرے جو اسی حقیقت سے عبارت ہے ۔اسے حقیقی معنوں میں جاننا چاہیے کہ روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی موجود ہیں کہ مملکت دین کے قواعد ان کے سچے اقدامات کی بدولت مستحکم و آباد ہیں اور سرّ آدم و آدمیت ان کے جمال حال پر نازاں و مسرور ہے ۔یہی لوگ میدان ولایت کے بادشاہ اور بارگاہ عنایت کے مقرب ہیں جن کی ہمت کے عقاب قاف قربت کی چوٹیوں کے سوا کسی جگہ نہیں بیٹھتے اور جن کی دولت کے عنقا آستان کبریا کے سوا کسی جگہ قرار نہیں پاتے ۔وہی لوگ عالم وحدت کے ایسے شہباز ہیں جن کی ہمت کا اکسیر بیابان جہالت کے مردوداور بیگانوں کے کھوٹ کو پاکیزگی و صفائی کا چھاگل بنا دیتا ہے وہی بارگاہ الٰہی کے ایسے پاک باز لوگ ہیں جن کی بابرکت سانس ضلالت و جفا کے رذیلوں کو قبول و فا کی بساط پر لے آتے ہیں ۔پہاڑوں کی بلندیاں ان بزرگوں کا بار ہمت برداشت نہیں کر سکتی بلکہ ان بزرگوں کے دست ہمت کی سطوت عرش الٰہی کو ہلا دیتی ہے ۔چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

اِهْتَزَّ الْعَرْشُ بِمَوْتِ سَعْدِابْنِ مَعَاذٍ　حضرت سعد بن معاذ کی موت سے عرش الٰہی لرز گیا۔

جان فروشان بارگاہِ عدم

خرقہ پوشان خانقاہِ قدم

مَا عَبَدْ نَاکَ اجتہادِ ہمہ

NYP Manzoor & Mehmodabad Unit Khi

ماَ عَرَ فْنَا کَ اعتقادِ همه

جنگ در حضرت خدای زده

هر چه جز اوست پشت پای زده

☆ بارگاہِ عدم (دنیا) کے جان فروش اور خانقاہِ قدم (بارگاہِ الٰہی) کے خرقہ پوش وہ ہیں

☆ جنہوں نے مَـــا عَبَــدْ نـــاَ کَ ہم کماحقہٗ تیری عبادت نہ کر سکے کو اپنی کوشش اور مَا عَرَ فْنَا کَ ہم تجھے کماحقہٗ نہ پہچان سکے کو اپنا عقیدہ بنالیا۔

☆ وہ حضرت حق تعالیٰ سے اچھی طرح وابستہ ہو چکے ہیں اور اس کے ماسوا کو پسِ پشت ڈال دیئے ہیں۔

طالبان عقبیٰ و عاشقان مولیٰ

عزیز من! بنی نوع انسان میں سے طبقہ خاص کے دو گروہ ہیں۔

(۱) طالبان کمال عقبیٰ (۲) عاشقان جمال مولیٰ

جس طرح طالبان حق کی دست قوت تلوار قہر بن کر کفار کے سروں پر پڑتا ہے اسی طرح عاشقان حق کی دست ہمت مکار نفس کی پیشانی پر پڑتا ہے۔ اگر چہ کفار مسلمانوں کی جان کا قصد کرتے ہیں جب کہ نفس امارہ ایمان کا قصد کرتا ہے۔ کفار کے ہاتھوں قتل ہونے والا شہادت کی سعادت سے ہم کنار ہوتا ہے جب کہ نفس امارہ کے ہاتھوں قتل ہونے والا شقاوت کی بدبختی میں بھٹکتا پھرتا ہے۔ یہ ایک ایسا دشمن ہے جو اپنے رفیق ہی کو گھائل کر ڈالتا ہے اور یہ ایسا کافر ہے جو اپنے غمگساروں پر گھوڑے دوڑا کر پامال کرتا ہے۔ جو بھی اس کے قریب تر ہوتا جائے گا زہر ہلاکت اسی قدر اس میں سرایت کرتا جائے گا اور جو اس کی عیاشیوں پر جتنا فریفتہ ہوگا اپنے دین کو اتنا ہی زیادہ ذلیل وخوار کرے گا۔

قابل تشکر و امتنان

لہذا طالب صادق کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ غدار نفس سے دھوکہ نہ کھائے ابلیس کے مکر وفریب میں آکر مغرور نہ ہو جائے۔عزم واستقلال کے ہاتھ میں چراغ بصیرت لے اور اپنے وجود (نفس وانا) میں گذران کرے۔اپنے حال کو بنظر انصاف دیکھے۔اگر طاعت حق کو اپنا رفیق بنا چکا ہوا ہو، طاعت کے اوقات میں لذت مناجات کا ذائقہ روح کے لبوں تک پہنچا چکا ہو،نفسانی خواہشات سے بیزار ہو چکا ہو،اعضاء وجوارح کو نا شائستہ اور غیر ضروری باتوں سے محفوظ رکھا ہوا ہو،تکبر،غرور،بخل،طمع اور حسد کی ہلاکت خیز امراض سے نجات پا چکا ہو،اپنی جان کو آفات کا نشانہ اور مصائب کا اسیر بنا چکا ہو،ابن الوقت لوگوں کی صحبت سے نفرت کرتا ہو اور دوست حقیقی (اللہ تعالیٰ) کے ذکر کو اپنا مونس وساتھی بنالیا ہو تو اسے غنیمت جانے ،اس نعمت کا شکرانہ بجالایا کرے اور اس سعادت مندی میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے۔

قابل افسوس وندامت

اگر خدانخواستہ نفس امارہ کی فرمانبرداری کیلئے کمر بستہ ہو،خواہشات کی ہلاکتوں کو اپنا معبود بنا رکھا ہو،شیطان کی عیاشیوں کا غلام بن چکا ہو،جسمانی لذتوں اور نفسانی شہوتوں سے مانوس ہو چکا ہو، دنیا کی خرافات کو مالوفاتِ خود بنالیا ہو اور فانی زندگی پر مغرور ہو تو چاہیے کہ اس مصیبت کا ماتم کیا کرے،ہوش کے کان سے غفلت کی روئی نکال دے،اس خوفناک مرض کے علاج میں مشغول ہو جائے اور ان تمام ضرر رساں حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ناامید نہ ہو کیونکہ دست عنایت نے بلا علت واسباب بہت سے گناہ آلود لوگوں کو عفو ودرگزر کے سمندر میں دھویا ہے اور اس کے بے پناہ کرم کے محافظ نے بہت سے لوگوں کو دریا کی ہلاکت میں ڈوب جانے سے بچالیا ہے۔

لہذا طالب نجات کو چاہیے کہ اپنی نجات کی کوشش اور جدوجہد کرتا رہے اور زندگی کے نازک دنوں میں بھی امید وبیم کے سمندر میں ہاتھ پاؤں مارتا رہے۔

لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَالِكَ اَمْرًا (الطلاق:۱)	شاید اللہ تعالیٰ ان کے حق میں کوئی سبیل نکال لے۔

اللہ تعالیٰ طالبان حق کے سینے کو روح وصفا کے نور سے منور اور سالکان بارگاہ کے دل کو تجلیات الطاف ربانی کے اظہار سے مزین کرے بِمَنِّہٖ وَکَرَمِہٖ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

NYF Manzoor&Mehmodabad Unit Khi